صفات کی تعریف کرنے پر۔

اذان وہ اسلامی شعار ہے جو دن رات کے 24 گھنٹوں میں دنیا کے کونے کونے میں ہر لمحہ گونجتی رہتی ہے۔ سب سے پہلے طلوع سحر سیلز کے مشرق میں واقع جزائر میں ہوتی ہے۔ وہاں جس وقت صبح کے ساڑھے پانچ بج رہے ہوتے ہیں، طلوع سحر کے ساتھ ہی انڈونیشیا کے انتہائی مشرقی جزائر میں فجر کی اذان شروع ہو جاتی ہے اور بیک وقت ہزاروں مؤذن اللہ بزرگ و برتر کی توحید اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اعلان کر رہے ہوتے ہیں۔ مشرقی جزائر سے یہ سلسلہ مغربی جزائر کی طرف بڑھتا ہے اور ڈیڑھ گھنٹہ بھر جکارتہ میں مؤذنوں کی آواز گونجنے لگتی ہے۔

جکارتہ کے بعد یہ سلسلہ ساٹرا میں شروع ہو جاتا ہے اور ساٹرا کے مغربی قصبوں اور دیہات سے پہلے ہی ملایا کی مسجدوں میں اذانیں بلند ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ ملایا کے بعد برما کی باری آ جاتی ہے۔ جکارتہ سے اذانوں کا جو سلسلہ شروع ہوتا ہے وہ ایک گھنٹہ بعد ڈھاکہ پہنچتا ہے۔ بنگلہ دیش میں ابھی اذانوں کا یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا کہ کلکتہ سے سری نگر تک اذانیں گونجنے لگتی ہیں، دوسری طرف یہ سلسلہ کلکتہ سے ممبئی کی طرف بڑھتا ہے اور پورے ہندوستان کی فضاء توحید و رسالت کے اعلان سے گونج اُٹھتی ہے۔ سری نگر اور سیالکوٹ میں فجر کی اذان کا ایک ہی وقت ہے، سیالکوٹ سے کوئٹہ، کراچی اور گوادر تک 40 منٹ کا فرق ہے اس عرصہ میں فجر کی اذان پاکستان میں بلند ہوتی رہتی ہے۔

پاکستان میں یہ سلسلہ ختم ہونے سے پہلے افغانستان اور مسقط میں شروع ہو جاتا ہے، مسقط سے بغداد تک ایک گھنٹہ تک کا فرق ہے، اس عرصہ میں اذانیں حجاز مقدس، یمن، عرب امارات، کویت اور عراق میں گونجتی ہیں۔ بغداد سے اسکندریہ تک پھر ایک گھنٹہ کا فرق ہے اس دوران میں شام، مصر، صومالیہ اور سوڈان میں اذانیں بلند ہوتی ہیں۔ اسکندریہ اور استنبول ایک ہی طول وعرض پر واقع ہیں۔ مشرقی ترکی سے مغربی ترکی تک ڈیڑھ گھنٹے کا فرق ہے۔ اس دوران ترکی میں صدائے توحید و رسالت بلند ہوتی ہے۔ اسکندریہ سے طرابلس تک ایک گھنٹے کا دورانیہ ہے' اس عرصہ میں شمالی افریقہ میں لیبیا اور تیونس میں اذان کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ فجر کی اذان جس کا آغاز انڈونیشیا کے مشرقی جزائر سے ہوا تھا ساڑھے 9 گھنٹے کا طویل سفر کر کے بحراوقیانوس کے مشرقی کنارے تک پہنچتی ہے۔

۔ فجر کی اذان بحر اوقیانوس تک پہنچنے سے قبل ہی مشرقی انڈونیشیا میں ظہر کی اذان کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور ڈھاکہ میں ظہر کی اذانیں شروع ہونے تک مشرقی انڈونیشیا میں عصر کی اذانیں بلند ہونے لگتی ہیں۔ یہ سلسلہ ڈیڑھ گھنٹہ تک بمشکل جکارتہ پہنچتا ہے کہ انڈونیشیا کے مشرقی جزائر میں نماز مغرب کا وقت ہوتا ہے۔ مغرب کی اذانیں سیلز سے بمشکل سماٹرا تک پہنچتی ہیں کہ اتنے میں عشاء کا وقت ہو جاتا ہے جس وقت مشرقی انڈونیشیا میں عشاء کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اس وقت افریقہ میں فجر کی اذانیں گونج رہی ہوتی ہیں۔

کرۂ ارض پر ایک سیکنڈ بھی ایسا نہیں گزرتا جس میں ہزاروں، لاکھوں مؤذن بیک وقت اللہ بزرگ و برتر کی توحید اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اعلان نہ کر رہے ہوں (اور ان شاء اللہ العزیز یہ سلسلہ تا قیامت اسی طرح جاری رہے گا)۔ عرش والے نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ﴾ اے مدینہ کے تاجدار! اے آمنہ کے لعل! اے مکہ کے دُرِ یتیم! ''ہم نے آپ کو صاحب خلق عظیم بنا کر بھیجا ہے۔'' نیشاپوری نے اپنی تفسیر کبیر میں اور عبدالرحمٰن صفوری شافعی نے اپنی کتاب ''نزہتہ المجالس'' میں لکھا ہے کہ کسی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضرت! ذرا بتلائیے تو سہی کہ خلق عظیم کیا ہے جس کا صاحب بنا کر مدینہ کے تاجدار کو مبعوث کیا گیا ہے؟

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کرنے والے سے کہا تیرے سوال کا جواب بعد میں دوں گا، پہلے یہ بتا کہ تو اس دنیا کے بارے میں کچھ کہہ سکتا ہے؟ اس نے کہا حضرت! میں کیا، کوئی بڑے سے بڑا انسان اس کی اونچ نیچ کو کما حقہ بیان نہیں کر سکتا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے شخص! دنیا وہ ہے جس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ '' دنیا، قلیل ہے قلیل''! جب کائنات کے رہنے والے اس قلیل کو بیان نہیں کر سکتے تو میں اس عظیم کو کس طرح بیان کر سکتا ہوں؟ تو حضرات! سید الرسل، امام الانبیاء، ہادی عالم، محسن اعظم، فخر عالم ﷺ کائنات کی وہ ہستی، وہ ذات والا صفات اور ذات بابرکات ہیں کہ کائنات کا کوئی شخص چاہے بھی تو ان کی تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ بخاری شریف میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ '' اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا میں سے آپ ﷺ کو چن لیا آپ کی زندگی کی قسم کھائی'' پوری دنیا میں ایک مدینہ کے پیارے نبی کی تو ہستی ہے کہ جس کی زندگی کے ایک ایک لمحہ کو عرش والے نے محفوظ کر دیا ہے۔ حیات مبارکہ کے سارے لمحات، ایک ایک لمحہ کی، ایک ایک جنبش، ہونٹوں سے نکلے مبارک الفاظ، متبرک حروف، آج احادیث کی کتابوں میں محفوظ ہیں اور صاحبان ایمان کے دلوں کو قرار و سکون کی دولت

سے نواز رہے ہیں۔ عرش والے نے ارشاد فرمایا: ﴿لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ﴾ ''یعنی اللہ نے آپ کی زندگی کی قسم کھائی ہے کہ ''جو تجھ کو نہیں مانتا وہ اپنے ہی نشے میں اندھا ہو چکا ہے۔''

صرف یہ نہیں کہ آپ کی زندگی کی قسم کھائی، اللہ نے تو اس شہر کی قسم بھی کھائی ہے جو شہر آپ کا شہر تھا: فرمایا﴿وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ O وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ O وَ ھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ﴾(التین: ۱-۳) قسم ہے اس امن والے شہر کی! اللہ نے اس امن والے شہر کی قسم کیوں کھائی؟ فرمایا: ﴿لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَ اَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ﴾ اس شہر کی قسم اس لیے کھائی کہ پیارے! یہ وہ شہر ہے جہاں تو چلتا ہے، پھرتا ہے، اُٹھتا ہے، بیٹھتا ہے، کھاتا ہے، پیتا ہے، سوتا ہے، جاگتا ہے اور تیری چلت پھرت کی وجہ سے ہم نے اس شہر کو سارے شہروں میں معزز بنا دیا ہے۔ اللہ نے اس شہر کو کائنات کے سارے شہروں میں ممتاز کر دیا۔ اللہ نے اس شہر کو کائنات کے سارے شہروں میں ممتاز کر دیا۔ اللہ نے ان راستوں کو جن راستوں نے آپ ﷺ کے قدموں کو چوما مشرف کر دیا۔ اللہ نے اُن گلیوں کو جن گلیوں کے کنکروں نے آپ ﷺ کے تلووں کے بوسے لیے، مکرم کر دیا۔ آج لوگ بڑی حسرت سے کہتے ہیں، عقیدت سے لبریز لہجے میں گڑگڑاتے ہیں کہ اے کاش! ہم مدینہ کی گلیوں کے پتھر ہوتے کہ کبھی تو آقا کے قدموں کے نیچے آئے ہوتے۔ اے کاش! ہم آپ ﷺ کی دہلیز کی چوکھٹ کی لکڑی ہوتے کہ کبھی تو آپ ﷺ نے ہم پر پاؤں رکھا ہوتا۔ اے کاش! ہم آپ ﷺ کے بستر کے تار ہی ہوتے کہ کبھی تو آپ ﷺ کے جسد مبارک سے مس ہونے کا شرف مل جاتا۔

اے کاش! ہم مدینہ کی راہوں کے درخت ہی ہوتے، کبھی آپ ﷺ کے ہاتھوں نے ہم کو چھوا ہوتا۔ اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود مدینہ طیبہ کی محبت وعقیدت میں کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے...... لیکن حضرات! یثرب کیا تھا؟ دنیا کے عام قصبوں کی طرح کا ایک عام قصبہ، کون پوچھتا تھا یثرب کو......؟ یہ تو ساری میرے آقا ﷺ کے دم قدم کی برکت ہے کہ آج یثرب، یثرب نہیں، مدینہ طیبہ بن چکا ہے۔

قدم قدم پہ رحمتیں، نفس نفس پہ برکتیں — جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا
وہاں ہے رات ابھی تلک، جہاں نظر نہیں پڑی — وہاں وہاں سحر ہوئی، وہ جہاں جہاں گزر گیا

آپ ﷺ کے قدموں اور دعاؤں کی برکت ہے کہ یثرب آج مدینہ منورہ، مدینہ طیبہ بن کر ایمان والوں کے لیے اطمینان قلب کا باعث بن چکا ہے۔ مدینہ، میرے آقا ﷺ کی دعاؤں کی برکت سے مکہ

مکرمہ کی طرح ''حرم'' بن چکا ہے، رحمتیں اور برکتیں تو آپ ﷺ کے جلو میں چلا کرتی تھیں۔

کون ہے کائنات میں......؟ جو انگلی اٹھائے اور اللہ اس کی اٹھی انگلی کی لاج رکھ کر آسمان کے چاند کو دو ٹکڑے کر دے......!! کون ہے جو کھاری کنویں میں تھوکے اور اللہ اس کے تھوک کی برکت سے کھاری کنویں کو میٹھا کر دے......!! کون ہے جو کسی پکوان میں اپنا لعابِ دھن ڈالے اور اللہ اس کھانے میں اتنی برکت ڈالے کہ لوگ کھاتے چلے جائیں مگر کمی واقع نہ ہو......!! کون ہے جو نابینا کی آنکھ میں تھوک لگائے اور نابینا اس تھوک کی برکت سے بینا ہو جائے......!! کون ہے کائنات میں...... جو زمین سے عام کنکر اٹھائے، اور وہ کنکر اس کی ہتھیلی پر آ کر ''تسبیح'' کرنا شروع کر دیں۔ کون ہے، بھلا...... جس کی انگلیوں سے نہروں کی طرح پانی جوش مار کر بہنے لگے......!! کون ہے...... کہ جس نے، جس حصے پر نماز ادا کی ہو، اللہ تعالیٰ نے اسے (روضة من رياض الجنة) ''جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ بنا دیا ہو'' ......!! کون ہے جس نے ایک قبرستان میں ہاتھ اُٹھا کر دعا کی ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ''جنت البقیع'' بنا دیا ہو......ہاں، ہاں، بتاؤ تو ذرا......کون ہے؟

راکب ذہانت و فطانت
مرکب عدالت و امامت
مجسمہ امانت و دیانت
صاحب اقبالیت و براعیت
مطہر و منور محسنِ انسانیت

کوئی نہیں، کوئی نہیں، ربِ کعبہ کی قسم! کوئی نہیں! جب کوئی نہیں، تو پھر کون ہے؟ جو آپ کی تعریف کا حق ادا کر پائے؟ اللہ کے وہ محبوب، اللہ کے وہ مرغوب، کائنات میں سب سے افضل، اشرف، اکمل، کامل اور مکمل زندگانی والے کہ جس نے لطافت سے، آپ کو دیکھ لیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیا۔ آپ ﷺ تو وہ ہیں کہ جن کے بارے میں حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: **وَ اَحۡسَنَ مِنۡکَ لَمۡ تَرَقطُّ عَیۡن وَ اَجۡمَلَ مِنۡکَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَآء خُلِقۡتَ مُبَرًّا مِّنۡ کُلِّ عَیۡبٍ کَاَنَّکَ قَدۡ خُلِقۡتَ کَمَا تَشَآء** ''کہ اے آقا! آپ ایسے خوب صورت، خوبرو، خوش جمال، خوش خصال، صاحب جمال، صاحب کمال کہ کمالات کے کمال کو پہنچے ہوئے اور حسن صفات کے اتمام کو پہنچے ہوئے۔ آپ ﷺ جیسا خوبرو، خوبصورت، آپ جیسا سوہنا، من موہنا، چندا کا روپ، سندر سروپ، کائنات کی کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں اور آپ جیسا

حسن و جمال کا پیکر، رعنائیوں کا مرکب، کائنات کی کوئی آنکھ کس طرح دیکھ سکتی ہے کہ آپ جیسا ضیاء پاشیوں کا مجمع، حسین وجمیل، وجیہ وشکیل کائنات کی ماں نے جنا ہی نہیں۔ آپ عیوب سے مبرا، نقائص سے مصفا، خامیوں سے پاک، کجیوں سے صاف، ایسے پیدا ہوئے کہ آقا! ایسے دکھائی دیتا ہے جیسے خالق نے آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق پیدا کیا ہو۔'' آپ ﷺ تو وہ ہیں کہ جن کے بارے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام گواہی دیتے ہوئے کہتے ہیں: (قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا لَمْ اَرَ مِثْلَ مُحَمَّدٍ ﷺ) حضرت جبریل علیہ السلام کے اس کہے ہوئے کا ترجمہ ایک فارسی شاعر نے یوں کیا ہے

''آفاقہا قہا گردیدہ ام
بسیار خوہاں دیدہ ام
مہر بتاں لرزیدہ ام
لیکن تو چیزے دیگری''

یعنی میں مشرق سے مغرب تک اُڑا، میں شمال سے جنوب تک گیا، میں نے ہر دور کے صاحبانِ جمال بھی دیکھے، صاحبانِ کمال بھی دیکھے، سوہنے بھی دیکھے، من موہنے بھی دیکھے، شان والے بھی دیکھے، اونچے مقام والے بھی دیکھے، بڑے سے بڑا دیکھا، اونچے سے اونچا دیکھا، دنگ کر دینے والے، بڑے بڑے دبنگ دیکھے، قسما قسم دیکھے، رنگ برنگ دیکھے، لیکن اے مسجد نبوی کے کچے صحن میں بیٹھ کر، آسمان کے چاند کو شرما دینے والے! تجھ سے بڑھ کر نگاہوں میں کوئی آیا ہی نہیں، تیرے بنا، دل میں کوئی سمایا ہی نہیں۔''

اوروں کی بات چھوڑیں، خود نبی کائنات ﷺ نے فرمایا: ''ایک روز میں وادی بطحا'' میں آرام کر رہا تھا، میری آنکھیں سو رہی تھیں، دل جاگ رہا تھا کہ ایسے میں دو فرشتے میرے پاس آئے، ایک فرشتے نے دوسرے سے پوچھا'' کیا یہ وہی ہیں جن کی طرف ہم کو بھیجا گیا ہے؟ دوسرے فرشتے نے کہا: ہاں ہاں! یہی تو ہیں جن کی طرف ہم کو بھیجا گیا ہے!'' (آپ ﷺ نے فرمایا) پھر ایک ترازو قائم کیا گیا، اس کے ایک پلڑے میں مجھ کو رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں ایک عام شخص کو رکھا گیا لیکن میرا پلڑا بھاری رہا، پھر ایک کی جگہ دس کو میرے ساتھ تولا گیا، میں تب بھی وزنی ٹھہرا، پھر 10 کی جگہ 100 کو میرے ساتھ ترازو کیا گیا، میرا پلڑا تب بھی بوجھل ہی رہا، پھر ایک ہزار کو میرے ساتھ تولنے کی بات ہوئی...... تو ایک فرشتے نے

دوسرے سے کہا (کیا گن گن کے تول رہے ہو؟ ایک، دس، سو، ہزار، لاکھ، کروڑ کیا؟) **(لو وزنت الدنیا کلھا لرجحھا)** کہ اگر ایک پلڑے میں دنیا کے سارے مدبر، مفکر، مصلح، ریفارمر، فقیہ، مجتہد، امام، پیر، فقیر، صاحبانِ جمال وکمال بڑے سے بڑے، غرض ساری دنیا والے ڈال دیئے جائیں اور دوسرے پلڑے میں اکیلے آمنہ کے لعل ہوں۔ ساری دنیا والے مل کر بھی اکیلے مدینے والے کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔''

کوئی آپ ﷺ کی شان کس طرح بیان کرسکتا ہے؟ آپ ﷺ تو وہ ہیں کہ جن کے بارے میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ''ایک روز سید الانبیاء ﷺ مسجد نبوی سے باہر تشریف لائے، باہر بچے کھیل رہے تھے، آپ نے ایک ایک کے سر پر ہاتھ رکھا، میرے سر پر بھی ہاتھ رکھا، میرے گالوں کو چھوا تو میرے کلیجے میں اس طرح کی ٹھنڈک پڑی کہ وہ ٹھنڈک بیان نہیں کرسکتا، صرف محسوس کرنے کی شے تھی اور آپ کے ہاتھوں سے اس طرح خوشبو اٹھ رہی تھی، اس طرح کی خوشبو میرے جسم وجاں کو معطر کر رہی تھی کہ ایسے دکھائی دیتا تھا جیسے آپ کا ہاتھ خوشبو کی نہر ہو۔

آقا تو وہ ہیں کہ ایک روز سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں گئے، اُن کی والدہ کا معمول تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر کے گرے ہوئے پسینے کے قطرات کو اکٹھا کر کے ایک بوتل میں جمع کر لیا کرتیں۔ ایک روز سید الانبیاء ﷺ نے انس رضی اللہ عنہ کی ماں کو ان قطرات کو جمع کرتے ہوئے دیکھ لیا، فرمایا: اے انس کی ماں! میرے پسینے کے قطرات کیوں جمع کر رہی ہو؟ اس نے کہا، آقا! لوگ عطر استعمال کرتے ہیں اور میں عطر کی جگہ آپ کا پسینہ استعمال کرتی ہوں کہ دنیا کی کوئی خوشبو آپ کے پسینے کی خوشبو کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

''مَضَتِ الدُّھُورُ وَ مَا اَتَیْنَ بِمِثْلِہٖ
وَ لَقَدْ اَتٰی فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَآئِہٖ''

یعنی ''صدیاں بیت گئیں، زمانے لد گئے، کوئی آپ ﷺ کی طرح کا نہ آیا اور آپ ﷺ آمنہ کے ہاں تشریف لے آئے تو اب قیامت قائم ہوجائے، کوئی آپ ﷺ کی طرح کا نہ آئے گا۔''

آپ ﷺ عدیم النظیر ہیں، بے مثال ہیں، لاجواب ہیں، جب آپ ﷺ جیسا کائنات میں کوئی آیا ہی نہیں، تو کون ہے جو آپ ﷺ کی تعریف کا حق ادا کر پائے؟ کون ہے جو آپ ﷺ کی شان، آپ ﷺ کے شایانِ شان بیان کر سکے؟ کوئی نہیں، کوئی نہیں...... یقیناً کوئی نہیں! کوئی آپ ﷺ کی سیرت کو اور آپ ﷺ کی نعت کے حق کو کس طرح ادا کرسکتا ہے؟ کہ آپ ﷺ تو وہ ہیں جن کے بارے

میں کسی کہنے والے نے کہا ؎

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَر
مِنْ وَجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر
لَا یُمْکِنُ الثَّنَآءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

''آقا! آپ حسن جمال والے، آپ کمالات کے کمال والے، کائنات کا کوئی شخص آپ کے جمال کی وجہ سے، آپ کا مقابلہ ہی نہیں کرسکتا کہ آپ اپنے جمال وکمال کی وجہ سے ساری کائنات کے سردار ٹھہرائے گئے ہیں۔'' آقا! چاند بھی چمکتا ہے تو گویا آپ کے چہرے کی ضیا پاشیوں اور کرنوں کی تابانیوں سے حصہ لے کر چمکتا ہے۔ کائنات کا کوئی شخص آپ کی تعریف کا حق ادا نہیں کرسکتا، کہے گا تو بس یہی کہے گا:

''کہ'' بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر''

یعنی'' عرش والے کے بعد اگر کائنات کے اندر سب سے زیادہ کسی کی تعریف کی جاسکتی ہے تو صرف مدینہ کے تاجدار ﷺ کی کی جاسکتی ہے اور کسی کی نہیں۔''

نو تعمیر مسجد بسم اللہ اہل حدیث (میرپور داخلی خورد) میں افتتاحی پروگرام

حاجی مرزا طارق صاحب نے میرپور داخلی خورد میں جگہ وقف کر کے عظیم الشان مسجد تعمیر کروائی۔ مورخہ 7 دسمبر بروز جمعرات ایک افتتاحی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں ظہر کی نماز مولانا قطب شاہ نے پڑھائی اور نماز کے بعد مسجد کی فضیلت سے متعلق مختصر درس دیا۔ اس پروگرام میں خورد اور گردونواح سے کافی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ آخر میں شرکاء کی ضیافت بھی کی گئی۔

اُثریہ ماڈل بوائز ہائیر سکینڈری سکول کے طالب علم کی تکمیل حفظ قرآن کے موقع پر تقریب

اُثریہ ماڈل بوائز ہائیر سکینڈری سکول کے خوش نصیب طالب علم سفیان نے قرآن مجید مکمل حفظ کیا۔ مورخہ 18 دسمبر بروز سوموار اس سلسلہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں طالب علم سفیان نے آخری سبق قاری عبدالرزاق صاحب کو سنایا اس موقع پر مولانا قطب شاہ نے درس دیا اور آخر میں دُعا کی۔